رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے متعلق
سیدی عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات شریفہ

انارۃ الدور بمنحۃ النور

مولانا حافظ ضیاء احمد القادری الرضوی

مکتبہ طلع البدر علینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے متعلق

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات شریفہ

انارۃ الدور بمنحۃ النور

مولانا حافظ ضیاء احمد القادری الرضوی

مکتبہ طلع البدر علینا

مختصر تعارف سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی: عبدالعزیز

والد گرامی: مسعود بن احمد

آپ کی ولادت سے پہلے آمد کا چرچا

والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں میرے ماموں شیخ فشتالی اکثر یہ پیشین گوئی کیا کرتے تھے کہ تمھارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا اس کا نام عبدالعزیز رکھنا وہ بہت بڑا ولی ہوگا ایک دن فرمایا کہ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ نے بشارت دی عنقریب تمھاری بھانجی کے گھر ایک بہت بڑا ولی ہوگا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے باپ کا نام کیا ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ مسعود دباغ یہی وجہ ہے کہ شیخ فشتالی نے اپنی بھانجی کا نکاح حضرت مسعود دباغ کے ساتھ کر دیا

کاش کہ وہ میری زندگی میں پیدا ہو؟

شیخ فشتالی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش تھی کہ سیدی عبدالعزیز ان کی حیات میں پیدا ہوں لیکن ۱۰۹۰ ھجری میں وباء پھیلی اسی وباء میں آپ کا وصال ہوگیا جب شیخ فشتالی کو یہ محسوس ہوا کہ اب میرا انتقال ہو جائے گا تو انہوں نے سیدی عبدالعزیز کی والدین کو بلایا جب وہ آئے تو ان کو فرمایا یہ امانت جو کپڑے اور جوتے پر مشتمل تھی عطا فرمائی میرے والدہ نے لیکر رکھ لی لیکن ان کے ہاں ایک بچی کی ولادت ہوئی پھر کچھ عرصے بعد میں پیدا ہوا جب میں بالغ ہوا تو رمضان المبارک کے مہینے میں میری والدہ کو وہ امانت یاد آ گئی وہ مجھے عطا کر دی یہ واقعہ ۱۱۰۹ ھجری کا ہے

تاریخ ولادت

آپ کی تاریخ ولادت کے بارے میں کسی نے بھی نہیں لکھا ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ فشتالی کے وصال کے بعد ان کی ایک بہن پیدا ہوئیں اور پھر ان کی ولادت ہوئی شیخ

فشتالی کا وصال تو ۱۰۹۰ میں ہوا اس حساب سے ۱۰۹۱ یا پھر ۱۰۹۲ میں آپ کی ولادت ہوئی

شیخ کامل کی تلاش

فرماتے ہیں شیخ فشتالی کی امانت جب میں نے پہنچی تو اس کے نتیجے میں مجھے انوار و برکات حاصل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ القاء فرمایا کہ میں خالص بندگی اختیار کروں تو میں نے شیخ کامل کی تلاش شروع کردی جب بھی مجھے پتہ چلتا کہ لوگ فلاں کو ولی جانتے ہیں میں ان کے ہاں چلا جاتا اس کے تلقین کردہ وظائف پڑھتا لیکن ہر بار ایسا ہوا کہ کچھ مدت بعد مجھے گھٹن محسوس ہونا شروع ہو جاتی اور معرفت میں کوئی اضافہ نہ ہوتا تو میں اسے چھوڑ کر دوسرے کے پاس چلا جاتا اسے اپنا استاد بنا لیتا وہاں بھی یہی کچھ ہوتا مختصر یہ کہ ۱۱۰۹ سے لیکر ۱۱۲۱ تک میں یوں ہی حیران و پریشان رہا پھر اللہ تعالیٰ نے میرا دامن گوہر مراد سے بھر دیا

قصیدہ بردہ شریف کی برکت سے شیخ کامل کو حصول

آپ فرماتے ہیں کہ جمعرات کی رات مشہور بزرگ حضرت علی بن حرزہم کی مزار پر جا کر قصیدہ بردہ شریف مکمل پڑھا کرتا تو ہیں پر آپ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے کرم کردیا

حضرت خضر علیہ السلام کا وظیفہ

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ آپ بھی مجھے وہی وظیفہ دیں گے مشائخ کی تلقین سے جو پڑھتا رہا لیکن حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے یہ وظیفہ سات ہزار بار پڑھنے کا حکم دیا

اللهم يارَبّ بِجاهِ سَيّدِنا محمدِ بنِ عَبدِ الله اِجمَع بَينِي وَبَينَ سَيّدِنا محمد بنِ عَبدِ اللهِ فِي الدُنيا قَبلَ الآخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ اے میرے رب تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

وشان کے وسیلے سے آخرت سے پہلے ہی دنیا میں ملا دے

تعلیمات

تعلیمات بیان کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ آج کل صرف کرامات بیان کرنے پر زور ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی اصلاح ہوتی نظر نہیں آرہی کیونکہ پیروی تو تعلیمات کی ہوتی ہے نہ کہ کرامات کی، کرامات تو ایمان کی تازگی کا باعث بنتی ہیں اس لئے ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ اولیاء اللہ کی تعلیمات کو سنے اور ان پر عمل کی کوشش کرے

اللہ تعالیٰ سے لاتعلقی

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگوں کے اندر اللہ تعالیٰ سے لاتعلقی کس قدر بڑھ چکی ہے اور ان کے وجود ظلمات سے گھرے ہوئے ہیں اس کا اندازہ تم اس بات سے کر سکتے ہو ایک شخص ۲۰ موزونے لے کر اپنے گھر سے نکلتا ہے اور کسی اللہ والے کی درگاہ پر ڈال آتا ہے تا کہ اس کا ذاتی مقصد حاصل ہو جائے راستے میں اس کو ئی محتاج ملتے ہیں جو اس سے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر سوال کرتے ہیں لیکن وہ ان فقیروں کو کچھ نہیں دیتا مگر مزار پر جا کر ساری رقم ڈال آتا ہے یہ نہایت مذموم حرکت ہے کیونکہ اس کی نیت خالصا اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی تو راستے میں جتنے فقیر ملے تھے ان کو کچھ نہ کچھ ضرور دیتا اسلئے اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی نہ تھی لیکن اس کا عمل ذاتی فائدے کے حصول کے لئے تھا اس لئے اس نے خاص مقام کو مخصوص کیا وہ اپنی کم علمی کے سبب یہ سمجھتا تھا اگر راستے میں فقیروں کو دے دیئے تو میرا کام نہیں ہوگا۔

الابریز ص ۳۴۶

{یہی حال ہمارے ہاں ہے پاس جتنے غریب لوگ ہوں گے ان کو مانگنے پر بھی کچھ نہیں دیتے ہم نے فلاں مزار پر لے جانی ہے حالانکہ بہار شریعت وفتاوی رضویہ میں اور فتاوی شامی میں یہ بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ اگر کسی نے یہ منت مانی کہ اللہ تعالیٰ

میرا فلاں کام کردے تو میں فلاں اللہ کے ولی کے مزار کے پاس جو فقراء رہتے ہیں ان کو کھانا کھلاؤں گا اب یہ ضروری نہیں کہ اسی جگہ لے جاؤ گے تو منت پوری ہوگی بلکہ آپ اپنے پاس کے فقراء ہیں ان کو کھلا دو آپ کی منت پوری ہوجائے گی مگر لوگوں کے نظریات ایسے ایسے بن چکے ہیں اللہ کی پناہ اور یہ آجکل جتنا چندہ مزارات پر جاتا ہے کیا کسی کو علم ہے کہاں جاتا ہے؟ اتنا پیسہ اگر مدارس پر خرچ کیا جائے تو اتنا علماء پیدا ہوں اگر انہیں پیسوں سے ہم دینی کتب چھاپیں تو کتنا کام ہوسکتا ہے؟ اگر یہی پیسہ علماء کو دیں وہ کتنا دینی کام کرسکتے ہیں؟ یہ سارے کا سارا پیسہ حکومت کے قبضے میں جاتا ہے عوام گھر بیٹھ کر ان کو گالیاں دیتی ہے پھر اپنا سارا پیسہ اٹھا کر ان کو دے آتی ہے اس سے ان لوگوں کو بھی تنخواہیں جاتی ہیں جن کے نزدیک بزرگوں کے ایصال ثواب کا لنگر حرام ہے ، خدا کے لئے ہوش کے ناخن لیں اپنا پیسہ ضائع ہونے بچائیں}

اللہ تعالیٰ سے دوری کے اسباب

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دوری کے ۱۳۶۶ اسباب ہیں

امام احمد بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی حضور کچھ بیان فرمادیں تو آپ نے فرمایا

{۱} اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے بجائے اپنے ذاتی مفاد کے لئے اولیاء اللہ کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کرنا یہ کام بندے کو اللہ تعالیٰ سے دور کردیتا ہے

{۲} اپنے ذاتی مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کا وسیلہ پیش کرنا مثلاً یہ کہنا یا حضرت اللہ کے واسطے میرا یہ کام کردیں

یہ بھی اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب ہے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بزرگ کے وسیلے سے دعا کرنی چاہیئے تھی

{۳} فرائض کے واجب الاداء ہونے کے باوجود صرف اولیاء اللہ کی زیارت کو کافی سمجھ لینا مثال کے طور پر کسی بندے پر نمازیں ادا کرنی باقی ہیں جو اس نے ادا نہیں کیں ان کی قضاء لازم ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے جو اس کے ذمہ لازم ہے اس نے ادا کرنا ہے اور جس کی بدولت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونی ہے اس کو چھوڑ کر وہ اللہ والے کے مزار شریف پر چلا جاتا ہے جو اس کی ذات میں ظلمت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دوری کا سبب ہے {یہی آجکل ہورہا ہے مزارات پر حاضری ضروری ہے مگر نہیں ضروری تو نماز ضروری نہیں پاکپتن شریف جا کر دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہوگا نماز کے وقت میں نماز ترک کر کے جنتی دروازہ گزر کر جنتی بننے کی خواہش میں کھڑے ہوتے ہیں مزارات پر چلے جائیں عین نماز کے وقت ادھر جماعت قائم ہے مگر وہ لوگ مزار کے ساتھ چمٹے کھڑے ہوتے ہیں کیا اسطرح اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے گا پیارے بھائی اس طرح تو وہ اللہ تعالیٰ کا ولی راضی نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ کس طرح راضی ہوگا؟ ایک پیر صاحب کے بارے کسی نے بتایا کہ وہ بڑے اللہ والے ہیں ہم کئی بار گئے تو ان کی خدمت میں دو بھائی رہتے تھے وہ نماز نہیں پڑھتے تھے جب ہم نے ان کو نماز کا کہا تو جواب یہ آیا کہ ہم تو یار کی نماز میں رہتے ہیں ہر وقت تم تو صرف پانچ پڑھتے ہو اب آپ بتائیں یہ گمراہی کہاں سے آئی؟}

{۴} کسی شخص کا عبادت اس لئے کرنا کہ میرا فلاں کام ہوجائے یہ خرابی بہت لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دور کئے ہوئے ہے مگر لوگوں کو علم نہیں کیونکہ اس کا مقصد کام کا پورا ہونا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہیں

{یہی وجہ ہے لوگ آجکل اللہ اللہ بھی کرتے ہیں تو اپنے ذاتی مفاد کے لئے اللہ اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے نہیں کرتے جب امتحان ہونے کو ہوتا ہے تو لڑکے نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں رزلٹ آنے تک جیسے ہی رزلٹ آیا نماز کی چھٹی اگر کوئی فیل ہوجائے تو کہتے ہیں کہ نمازیں پڑھنے کا بھی فائدہ نہیں ہوا آپ خود اندازہ

لگائیں ہماری نمازیں کس کام کی ہیں؟}

{۵} گناہ کو گناہ جانتے ہوئے اس کو ترک نہ کرنا قیامت کے دن جن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا یہ لوگ بھی ان میں شامل ہوں گے یہ عمل بھی اللہ تعالی سے دوری کا سبب ہے

الابریز ص ۳۴۷

{۶} خلفاء اربعہ کے درمیان تفریق کرنا بھی اللہ تعالی سے دور کر دیتا ہے تفریق کا مطلب یہ ہے ان چاروں حضرات میں سے کسی ایک کے ساتھ محبت رکھنا اور دوسروں کے ساتھ بغض رکھنا یہ اللہ تعالی سے دوری کا سبب ہے کیونکہ ان چاروں میں ہر ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی نہ کسی خوبی کا وارث ہے تو اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی وارث کے ساتھ بغض رکھنا تو بلا واسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھنا ہے جو اللہ تعالی کی بارگاہ سے دوری کا سبب ہے

الابریز ص ۳۵۰

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کون سی خوبی کے وارث ہیں؟

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی پر ایمان لانے کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص کیفیت تھی جو اگر روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگ خواہ صحابہ کرام ہی کیوں نہ ہوں تقسیم کر دی جاتی تو سب ہلاک ہو جاتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی طاقت کے مطابق اس میں سے تھوڑی سی کیفیت عطا کی گئی اس کے باوجود پوری امت میں کوئی ایسا بندہ نہیں جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جو کیفیت دی گئی اس میں سے یا اس کی قریبی کیفیت کو برداشت کر سکے اور اس میں تمام صحابہ اور جملہ غوث وقطب نیز وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کو فتح کبیر حاصل ہوئی ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کس خوبی کے وارث ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی خیر خواہی، شفقت ان کے لئے ایثار، عسکری امور کی نگرانی اور عام فلاح بہبود کے کاموں کی نگرانی یہ کیفیت عطا کی گئی یہ در حقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبی ہے جس میں سے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ان کی طاقت کے مطابق حصہ ملا ہے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کس خوبی کے وارث ہیں؟

آپ کو مہربانی، صلہ رحمی، اور شفقت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے تھیں کا حصہ ملا

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو کس خوبی سے حصہ ملا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے شجاعت و بہادری میں حصہ ملا

الابریز ص ۳۵۱

والدین کی نافرمانی کے چار نقصانات

{۱} دنیا اس سے دور ہو جاتی ہے یہاں تک کہ لوگ اس سے اس طرح نفرت کرتے ہیں جس طرح بندہ مومن جہنم سے کرتا ہے

{۲} ایسا شخص اگر لوگوں میں بیٹھ کر گفتگو کرتا ہے تو اللہ تعالی سامعین کی توجہ اس سے ہٹا دیتا ہے اور اس کی گفتگو سے نور و برکت نکال دیتا ہے اور لوگ اس شخص کی گفتگو سن کر اس کو ناپسند کرنے لگتے ہیں

{۳} دیوان الصالحین کے اراکین ایسے شخص کی طرف مہربانی اور شفقت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے یہاں تک کہ اس کو مصیبت میں مبتلاء دیکھ کر بھی اس پر ترس نہیں کھاتے {دیوان

الصالحین یہ اولیاء اللہ کی ایک خاص نشست گاہ ہے جہاں وہ جماعت بیٹھتی ہے }

{۴} ایسے شخص کا نور ایمان دن بدن کم ہوتا چلا جاتا ہے پھر اللہ تعالی جس کو تباہ کرنا چاہے اس کے ایمان کا نور مکمل ختم کر دیتا ہے اور ایسے شخص کی موت کفر پر ہوتی ہے اللہ تعالی ہم کو اس آفت سے بچائے البتہ جس کو اللہ تعالی مکمل تباہ نہ کرنا چاہے تو ناقص ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے

الابریز ص ۳۵۰

ایمان میں اضافے کے چھ اسباب

{۱} قبروں کی زیارت کرنا

{۲} صرف اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کے لئے صدقہ کرنا

{۳} جھوٹی قسم کھانے سے بچنا

{۴} جن اعضاء کے پردے کا حکم دیا گیا ان کو دیکھنے سے بچنا

{۵} لوگوں کے گناہوں سے پردہ پوشی کرنا

{۶} علماء کرام کی تعظیم کرنا اس کے سبب اللہ تعالی ایمان میں اضافہ فرما دیتا ہے

علماء کو کندھوں پر اٹھائیں

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو علماء کی شان کا علم ہو جائے تو یہ ان کو کندھوں پر اٹھائے رکھیں اور ہر علاقہ کے لوگ باریاں مقرر کریں ان کو اٹھانے کے لئے ان کے قدم بھی زمین پر نہ لگنے دیں

الابریز ص ۳۵۲

حدیث صحیح وموضوع کا علم

ایک دیوبندی عالم علامہ احمد رضا جو کہ شاگرد ہیں علامہ انور شاہ کشمیری کے یہ کتاب انوار الباری علامہ کشمیری کی بخاری کی تقریروں کو جمع کیا گیا ہے اس میں علامہ کشمیری

کا قول نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں

سیدی عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ باوجود اس کے کہ آپ امی تھے اللہ تعالی نے آپ کو ایسا روشن دماغ عطا کیا ہوا تھا وہ عام احادیث اور احادیث قدسیہ میں فرق کر لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان دونوں احادیث کے انوار الگ الگ ہوتے ہیں اور فرماتے کہ موضوع حدیث میں نور نہیں ہوتا

انوار الباری جلد ۱ ص ۳۸

لوگ امتحان لیتے

بعض لوگ آپ کے پاس آتے موضوع حدیث کا کچھ حصہ صحیح حدیث میں ملا کر پوچھتے تھے تو آپ فرماتے کہ یہ حصہ صحیح ہے اور یہ حصہ صحیح نہیں جب آپ سے پوچھا جاتا تو فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں نور ہوتا ہے اور اس کلام میں نور نہیں اس لئے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے

انوار الباری جلد ۱ ص ۳۸

براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے

جب بھی کوئی مشکل مسئلہ قرآن کا یا حدیث شریف کا پیش آتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سے رجوع کر کے عرض کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شافی جواب عطا فرماتے تھے

انوار الباری جلد ۱ ص ۳۸

کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا علم نہیں ہے؟

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا علم تھا اگر تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا کہ اس کو مختلف راتوں میں تلاش کرو۔

یہ سن کر سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ کو جلال آ گیا آپ نے سخت ناراضگی کے عالم میں فرمایا کہ سبحان اللہ اگر لیلۃ القدر میرے فوت ہونے کے بعد آئے میری لاش پھول چکی ہو تب بھی مجھے لیلۃ القدر کا علم ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا علم مخفی رہ سکتا ہے؟

الابریز ص ۳۳۴

انارۃ الدور بمنحۃ النور

ہر چیز کا تعلق نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

حضرت احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سیدی عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ مبارک اچانک روٹی کی حقیقت کی طرف مبذول ہوئی تو ان کو نور کا ایک ڈورا نظر آیا جب انہوں نے اس نور کا تعاقب کیا تو یہ نور اس نور کے ڈورے سے ملا ہوا تھا جس کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے ساتھ تھا پھر انہوں نے دیکھا کہ نور کے اس ڈورے کی بہت سی شاخیں ہیں اور ہر شاخ کا اختتام کسی نہ کسی نعمت پر ہوتا ہے

الابریز ص ۲۷۲

ایمان کا تعلق نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

سیدی عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بار ایک بدبخت نے یہ کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایمان کی طرف رہنمائی کی ہے لیکن ایمان کا نور مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے ملا ہے تو ایک بزرگ نے فرمایا اگر تم کو یہ منظور ہو تو میں تیرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے درمیان جو تعلق ہے اس کو ختم کر دوں اور صرف اس ھدایت کو رہنے دوں جسکا تم نے ذکر کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں اس نے ابھی کہا ہی تھا کہ فوراً اٹھا اور جا کر صلیب کو سجدہ کر دیا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا اور فوراً کفر کی حالت میں مر گیا

الابریز ص ۲۷۲

انبیاء کرام علیہم السلام کو نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم عطا کیا گیا

سیدی عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انبیاء کرام علیہم السلام کو نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب کیا گیا

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب کیا گیا تو انہیں مقامِ غربت نصیب ہوا جس کا مالک کسی مقام پر ٹھہرنے کی بجائے ہر وقت سیاحت میں مصروف رہتا ہے

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سیراب کیا گیا تو آپ کو کامل مشاہدے کے ہمراہ رحمت و تواضع کا مقام حاصل ہوا یہی وجہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کسی سے مخاطب ہوتے ہیں تو لہجے میں نرمی ہوتی ہے اور انداز انکساری والا ہوتا ہے ایسے لگتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام اس کے سامنے تواضع کا اظہار کر رہے ہوں لیکن آپ حقیقت میں اپنے مشاہدہ کی وجہ سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں متواضع رہتے ہیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب کیا گیا تو ان کو مقامِ مشاہدہ پر فائز کیا گیا جہاں آپ اللہ تعالیٰ کی تمام تر نعمتوں، مہربانیوں جن کی کوئی حد نہیں ہے کے ہمراہ مشاہدہ حق میں مشغول رہتے ہیں

الابریز ص 519

انبیاء کو فیض نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے

سیدی دباغ فرماتے ہیں حضرت ذکریا علیہ السلام کو جو عظمت حاصل ہے وہ سب نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض کے حصول کے باعث ہے

اسی طرح سورۃ مریم میں جن انبیاء علیہم السلام کا ذکر مبارک ہے مثلاً حضرت یحیٰ علیہ

السلام ،حضرت ابراہیم علیہ السلام ،سیدہ مریم ،حضرت اسماعیل علیہ السلام ،حضرت موسیٰ علیہ السلام ،حضرت ہارون علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام ،حضرت نوح علیہ السلام ، بلکہ ہر نبی کو جو بھی مرتبہ حاصل ہے وہ سب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہے

الابریز ص ۲۷۲

درود پڑھنے کی وجہ سے جنت کیوں وسیع ہوتی ہے؟

امام احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے سوال کیا درود شریف پڑھنے کی وجہ سے جنت میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ دوسرے اذکار پڑھنے سے ایسا نہیں ہوتا اسکی کیا وجہ ہے؟

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کی اصل نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لئے کہ ہر چیز اپنی اصل کی مشتاق ہوتی ہے اور جنت بھی اسی طرح نور مبارک کی مشتاق ہے جیسے کوئی بچہ اپنے والد کا مشتاق ہوتا ہے اس لئے جنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک سن کر اسکی طرف لپکتی ہے کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی فیض حاصل کرتی ہے پھر سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ اس کو ایک مثال سے سمجھا یا اگر کسی جانور کی خوراک گھاس ہو اور وہ سخت بھوکا ہو تو جیسے ہی اس کے سامنے آپ گھاس لائیں گے وہ اس کی طرف لپکے گا اگر آپ گھاس پیچھے کریں گے تو وہ جانور آگے آئے گا اور اس وقت تک آگے بڑھتا رہے گا جب تک اس کو وہ گھاس مل نہیں جاتا۔

جنت کے اطراف ودروازوں پر جو فرشتے متعین ہیں ان کی کیفیت یہی ہے وہ ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں اس لئے جنت ہر طرف پھیلتی رہتی ہے

الابریز ص ٦٣٢

درود کا نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے۔۔۔۔

امام احمد بن مبارک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میں نے ایک دن عرض کیا سیدی عبدالعزیز دباغ کی بارگاہ میں کہ حضور ہم جو درود پڑھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا اس کا نفع آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ہے؟ کیونکہ اس میں علماء کا اختلاف ہے

الجواب

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو درود پڑھنے کا حکم اس لئے نہیں دیا کہ اس کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نفع ہو بلکہ یہ حکم تو اللہ تعالیٰ نے خالصتاً ہمارے نفع کے لئے دیا ہے پھر سیدی دباغ رحمۃ اللہ نے اس مسئلہ کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا۔

مثال کے طور پر ایک شخص بہت سے غلاموں کا مالک ہے وہ اپنے غلاموں پر مہربانی کرتے ہوئے اپنی زمین میں سے سب سے اچھی زمین میں بہترین پیداوار والا حصہ ان غلاموں کو دے دیتا ہے وہ غلام اس حصے کی پیداوار سے فائدہ حاصل کریں البتہ وہ زمین کا اصل مالک وہی رہے گا جو آقا ہے

بالکل یہی حال ہمارے درود شریف کا ہے کہ اس کا تمام اجر وثواب ہم کو حاصل ہوتا ہے تاہم اگر کبھی درود شریف کا نور مزید چمک کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے ساتھ مل جائے تو یہ سمجھنا چاہئے کو کوئی چیز اپنی اصل سے جا ملی وہ اسلئے کہ تمام اہل ایمان کو ایمان کی وجہ سے ثواب ملتا ہے اور جبکہ ہمارا ایمان نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پر تو ہے اس لئے ہم کو ملنے والا تمام تر اجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہی ہوگا اس کی مثال یہ بیان فرمائی

جیسے بارش کا پانی سمندر میں چلا جائے کیونکہ بارش کا پانی دراصل سمندری پانی ہے اس لئے جب وہ دوبارہ سمندر میں گرے گا تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کی وجہ سے سمندر کے

پانی میں کوئی اضافہ ہوا ہے

الابریز ص ۳۴۲

حور وغلمان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نور سے پیدا ہوئے ہیں

امام احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ درود پڑھنے کا نفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوگا اس کی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جائیں گے تو اس وقت آپ کی خدمت میں انواع واقسام کی نعمتیں پیش کی جائیں گی تو آپ ان سے لطف اندوز ہوں گے حور وغلمان کی خدمت سے لطف اندوز ہوں گے اس کا جواب کیا ہے؟

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا تم نے یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ یہ حور وغلمان آئے کہاں سے ہیں؟ ان کا وجود نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی مرہون منت ہے کیونکہ ساری کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے پیدا ہوئی ہے جن علماء کا تم ذکر کر رہے ہو ان کی بات تب درست ہو سکتی تھی جب حور وغلمان کا وجود یا ہمارا ایمان کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے مرہون منت نہ ہوتا

الابریز ص ۳۴۲

جنت دنیا میں آجاتی

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ نے جنت کو منع فرما دیا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے منع نہ کیا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں یہ زمین پر آجاتی اور ہر جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جاتے یہ ساتھ ساتھ جاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے مخصوص مقام تک رہنے کا حکم دیا اس لئے یہ پابند ہے تاکہ اہلِ ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر یقین کرتے ہوئے ایمان بالغیب کے طور پر جنت جائیں

الابریز ص ۶۳۲

روضہ مبارک کے انوار

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک سے نور کا ایک ستون نکل کر برزخ میں اس مقام کی طرف جاتا ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ قیام کرتی ہے فرشتے گروہوں کی شکل میں آکر اس نور مبارک کا طواف کرتے ہیں اور برکت کے حصول کے لئے اس نور مبارک کے قریب ہوتے ہیں اور اس طرح اس نور مبارک کی طرف لپکتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کی طرف لپکتی ہیں اگر کسی فرشتے کو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم یا سرّ کو برداشت کرنے میں دقت محسوس ہوتی ہو یا کوئی اور دقت ہو تو وہ فوراً آکر اس نور مبارک کا طواف کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے اس نور مبارک کے گرد فرشتوں کا طواف ہر وقت جاری رہتا ہے

الابریز ۶۲۳

جبریل علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم کہنے والے کو جواب

امام احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ کسی نے یہ کہا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے عالم ہیں اس کا کیا جواب ہے؟

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر جبریل امین لاکھوں سال بھی زندہ رہیں تو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ومعرفت کے چوتھائی حصے کے برابر علم یا معرفت حاصل نہیں کر سکتے حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عالم کیسے ہو سکتے ہیں حالانکہ خود جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے پیدا ہوئے ہیں

الابریز ۵۳۲

قلم کی تخلیق نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قلم جو ایک بہت بڑی مخلوق ہے اس کی تخلیق بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے ہوئی ہے اگر قلم کا نور زمین پر ڈال دیا جائے تو زمین ریزہ ریزہ ہوجائے اس قلم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سات بار سیراب کیا گیا اور پانی کو سات بار سیراب کیا گیا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے البتہ قلم کی بنسبت پانی کی سیرابی کی کیفیت کم مرتبہ کی مالک تھی

الابریز ۵۱۴

اگر نورِ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا تو۔۔۔

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک نہ ہوتا تو کوئی بھی شخص دنیا کی کسی چیز سے نفع نہ اٹھا سکتا یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے فیض حاصل کرتی ہے

الابریز ص ۵۱۷

سیدنا آدم علیہ السلام کی آمد سے پہلے۔۔۔

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب سیدنا آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو اس وقت درختوں سے پھل نکل کر فورا گر جاتے تھے پھر اللہ تعالی نے پھلوں کے باقی رکھنے کے ارادے سے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا جس کے باعث درختوں پر پھل پکنے کے بعد درختوں پر ہی رہنے لگے

الابریز ص ۵۱۷

آٹھ بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیرابی

پہلی بار

عالم ارواح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا گیا جب

ارواح کا نور پیدا کیا گیا

دوسری بار

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا گیا جب ارواح کو شکل وصورت عطا کی گئی

تیسری بار

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا گیا جب اللہ تعالی نے ارواح سے سوال کیا کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟

چوتھی بار

اس وقت نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب کیا جاتا ہے جب ماں کے پیٹ میں بچے کی شکل وصورت بنتی ہے اس کی ہڈیوں کو ترتیب دیا جاتا ہے اور اسے بصارت عطا کی جاتی ہے تاکہ اس کی ہڈیاں نرم ہوجائیں اور اسے سماعت و بصارت حاصل ہوجائے اگر ایسا نہ ہوتو بچے کے جوڑ کبھی نرم نہ ہوں

پانچویں بار

اس وقت نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب کیا جاتا ہے جب بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے اس طرح اس کے اندر کچھ کھانے کی جبلت پیدا ہوتی ہے

چھٹی بار

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک دیا جاتا ہے جب وہ پہلی بار ماں کا دودھ پیتا ہے

ساتویں بار

اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک دیا جاتا ہے جب اسکے جسم

میں روح پھونکی جاتی ہے کیونکہ اگر یہ نور نہ تو روح کبھی بھی اس کے جسم میں داخل نہ ہو سکے اسکے باوجود بھی بڑی مشکل سے وہ روح جسم میں داخل ہوتی ہے اور اسے جسم میں داخل کرنے میں بڑی وقت پیش آتی ہے اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو تو فرشتے اسے کبھی بھی جسم میں داخل نہ کر سکیں

آٹھویں بار

اس وقت مومن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا جائے گا جب قیامت کے دن اس کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ اس کا وجود برقرار رہے

الابریز ص ۵۱۵_۵۱۶

کافر منکر بھی ہے نور کا مگر زندہ بھی اسی نور کے سبب ہے

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کفار کو ماں کے پیٹ میں اور شکل بنتے وقت اور روح پھونکتے وقت، ماں کے پیٹ سے باہر آتے وقت، پہلی بار دودھ پیتے وقت نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب نہ کیا جائے تو جہنم خود ان کے پاس آکر انہیں ہڑپ کرلے اور جب تک آخرت میں بھی ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور نکالا نہیں جائے گا اس وقت دوزخ ان کو جلا نہیں سکے گی۔

الابریز ص ۵۱۵_۵۱۶

خوش نصیب کون؟ بد نصیب کون؟

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کی پہچان ہو جائے وہ بہت خوش نصیب ہوتا ہے

الابریز ص ۵۱۷

اللہ تعالیٰ ہمارا نورِ ایمان سلامت رکھے اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی نصیب فرمائے

رسالہ مبارکہ

الکشف عن بعض ما وقع من عام ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحوادث إلی عام وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

مولف

العلامہ الشیخ حسن بن محمد المشاط

محدث مکہ ومدرس مسجد الحرام

ترجمہ بنام

حیات مبارکہ ایک نظر میں

میلاد شریف سے وصال شریف تک

مترجم

حافظ ضیاء احمد القادری الرضوی

مختصر تعارف

العلامہ الشیخ حسن بن محمد المشاط محدث مکہ و مدرس مسجد الحرام

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت باسعادت (1317) مکہ مکرمہ کے ایک علمی خانوادے میں ہوئی

حصولِ علم

مکہ مکرمہ کی مشہور علمی درسگاہ مدرسہ صولتیہ اور مسجد الحرام میں اکابر سے کسبِ فیض کیا دوران طالب علمی آپ نے معادن مدرس کے طور پر مسجد الحرام میں مبتدی طلبہ کو پڑھانا شروع کر دیا

فقہی مذہب

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی تعلق مذہب مالکیہ سے تھا اور مذہب مالکی کے محدث کبیر بہت بڑے فقیہ تھے

مسلک

آپ رحمۃ اللہ علیہ سلف وصالحین کے عقائد کے حامل تھے اور ان کے مبلغ بھی آپ کی ایک کتاب انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جگہ جگہ اہل سنت کے عقائد کا دفاع کیا ہے علم غیب واختیارات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وتوسل کے موضوع پر بہت زبردست گفتگو فرمائی ہے

بطور قاضی خدمات

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ مکرمہ میں بطور قاضی ۱۳۶۱ سے لیکر ۱۳۷۵ تک خدمات سرانجام دیں آپ کے فیصلے نہایت عادلانہ ہوتے تھے جن پر تاریخ گواہ ہے اور آپ نے بہت سے تاریخی فیصلے کئے

تدریس

آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد الحرام، ومدرسہ صولتیہ، کے علاوہ اور جگہوں پر بھی تدریس

فرماتے رہے

حرم مکہ میں درس

آپ کا درس مغرب سے عشاء ہوتا تھا اور آپ نے اس وقت کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا پہلے وقت میں آپ مذہب مالکی کا درس دیتے تھے جن میں مذہب مالکی کی ابتدائی کتب پڑھاتے تھے جیسے متن الاخضری، منظومہ ابن عاشر، متن الرسالۃ، متن خلیل المالکی یہ کتب ابتداء سے انتہاء تک پڑھاتے تھے

نصف ثانی کو آپ نے خاص کیا ہوا تھا جس میں درسِ عام ہوتا تھا اس میں عام وخاص لوگ شامل ہوتے تھے جس میں صحاح ستہ کا درس ہوتا تھا اور ان میں کئی کتب کئی بار پڑھائیں

رات دن کے درس کا خلاصہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس کا خلاصہ یہی ہوتا کہ اللہ تعالی اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ سچی محبت کی جائے

وصال مبارک

دوران طالب علمی سے پڑھانا شروع کیا جوانی سے لیکر بڑھاپا آنے تک اور پھر وصال تک یہی مشغلہ رہا بالآخر یہ علم وفضل کا چراغ اپنا نور بانٹتا بانٹتا ۱۳۹۹ ہجری میں اپنے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا

نوٹ:

آپ کے حالات مبارک الجواھر الثمینۃ سے لئے گئے ہیں۔

ایک ضروری وضاحت

اس کتاب کے اندر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلسل تاریخ کے حساب سے بیان نہیں کیا بلکہ آپ نے واقعات کے سالوں کا ذکر کیا ہے اس لئے کئی کئی سالوں کا نام نہیں آیا اسی

لئے میلاد شریف کے چوتھے سال کا ذکر کیا ہے

میلاد شریف سے وصال شریف تک

چوتھا سال میلاد شریف کا

شق صدر

وفى السنة الرّابعة من مولده صلى الله عليه وسلم: شقّ صدره الشريف، عند ظئره حليمة السّعدية رضى الله عنها.

چوتھے سال میں شق صدر ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ولادت

وفيها: ولد أبو بكر الصدّيق رضى الله عنه.

اسی سال میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی

میلاد شریف کا چھٹا سال

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال شریف

وفى السنة السادسة: ماتت أمه آمنة بنت وهب، ودفنت بالأبواء، وتوفى أبوه عبد الله وهو حمل بالمدينة المنوّرة، ونشأ عليه الصّلاة والسّلام يتيما على أحسن الأخلاق وأكملها، ولعلّ السر فى ذلك أن تظهر عناية الله به، ولئلّا يكون عليه حق سوى خالقه، وليتجلّى فيه معنى قوله صلى الله عليه وسلم أدّبنى ربّى فأحسن تأديبى

اس سال میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال شریف ہوا اور مقام ابواء پر آپ کا

مزار شریف بنا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ سے بھی پہلے ہو چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پرورش پائی ایسی حالت میں جب والد ماجد کا وصال بھی ہو چکا اور امی جان رضی اللہ عنہما بھی وصال فرما چکیں پھر حسن اخلاق اور وہ بھی کمال اس میں بھی راز یہی تھا جو اللہ تعالی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عنایت تھی اس کا اظہار ہوا اور یہ بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کا احسان نہ ہو سوائے اللہ تعالی کے اس سے اس حدیث کے معنی بھی آشکارا ہو گئے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میرے رب تعالی نے ادب سکھایا اور بہت اچھا سکھایا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ولادت

وفيها: ولد عثمان رضى الله عنه.

اسی سال ہی حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی ولادت شریف ہوئی

میلاد شریف کا ساتواں سال

دادا جی کی کفالت میں

وفى السنة السّابعة: استقلّ بكفالته جده عبد المطلب سيد قريش.

اس سال میں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان تھے اور قریش کے سردار تھے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت اپنے ذمہ لے لی

میلاد شریف کا آٹھوں سال

وفى السنة الثّامنة: كانت وفاة جده عبد المطلب،

وكفله عمه أبو طالب.

اس سال میں حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہوا اور جناب ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کفالت میں لے لیا

میلاد شریف کا نواں سال

وفی السنة التّاسعة: سافر به عمه أبو طالب إلى بصرى بضم الباء-من أرض الشام.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا جناب ابو طالب کے ساتھ شام کا سفر کیا

میلاد شریف کا دسواں سال

وفی السنة العاشرة: كانت حرب الفجار الأولى

اس سال میں پہلی حرب الفجار ہوئی

میلاد شریف کا گیارہواں سال

دوسری بار شق صدر شریف

وفی السنة الحادية عشرة: شق صدره الشريف للمرة الثانية.

اس سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسری بار شق صدر شریف ہوا

میلاد شریف کا بارہواں سال

سفر شام

وفی الثّانية عشرة: كانت حرب الفجار الثانية، وسافر به صلى الله عليه وسلم عمه أبو طالب إلى بصرى عند الأكثر.

اس سال میں دوسری بار حرب الفجار ہوئی اور اکثر ائمہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کے علاقہ بصری کا سفر کیا جناب ابو طالب کے ساتھ

میلاد شریف کا تیرہواں سال

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ولادت

وفی الثّالثة عشرة: ولد عمر بن الخطاب رضی الله عنه.

اس سال میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی

میلاد شریف کا چودھواں سال

وفی الرّابعة عشرة: كانت حرب الفجار الثّالثة.

اس سال حرب الفجار تیسری بار ہوئی

میلاد شریف کا سترہواں سال

سفر تجارت

وفی السّابعة عشرة: كان سفر عميه: الزّبير والعبّاس ابنی عبد المطلب لليمن للتجارة، وصحبهما النّبیّ صلى الله عليه وسلم.

اس سال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا زبیر اور ابو طالب کے ساتھ سفر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ رہے

میلاد کا پچیسواں سال

سفر تجارت

وفی السنة الخامسة والعشرين: سافر صلى الله عليه وسلم مع ميسرة غلام أمّنا خديجة بنت خويلد رضى الله عنها،

حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ کے ساتھ سفر تجارت فرمایا

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح

وتزوج صلى الله عليه وسلم بخديجة بنت خويلد حين خطبته لنفسها

جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح کا پیغام بھیجا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ نکاح فرمایا

میلاد شریف کا تیسواں سال

مولا علی رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت

وفى سنة ثلاثين: ولد على بن أبى طالب فى الكعبة، رضى الله عنه.

مولا علی رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت اسی سال کعبہ مشرفہ میں ہوئی

میلاد شریف کا چونتیسواں سال

وفى سنة أربع وثلاثين: ولد معاوية بن أبى سفيان، ومعاذ بن جبل، رضى الله عنهما.

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی

میلاد شریف کا پینتیسواں سال

تعمیر کعبہ

وفى سنة خمس وثلاثين: هدمت قريش الكعبة وبنتها، وحكموه صلى الله عليه وسلم فيمن يضع الحجر الأسود

محله، فحكم فيهم بالرضا والعدل.

اس سال کعبہ شریف کو شہید کیا قریش نے اور پھر نئے سرے سے تعمیر کیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حاکم مانا اس بات پر کہ حجر اسود کون رکھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فیصلہ فرمایا کہ سب راضی ہوگئے

میلاد شریف کا سینتیسواں سال

وفى سنة سبع وثلاثين: كانت الإرهاصات، وهى مقدمة النبوّة، فكان يرى الضوء والنور، ويسمع الأصوات، وكانت تظله الغمامة من الشمس، ونبئ وعمره أربعون سنة، بنزول:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ * خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ * اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ * الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ * عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ.

یہ سال ارہاصات کا سال ہے اعلان نبوت سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روشنی اور نور دیکھتے اور آوازیں سنتے تھے اور بادل سورج کی گرمی سے بچانے لئے سایہ کرتے تھے جب اعلان نبوت کا حکم دیا گیا تو آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی

یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ * خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ * اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ * الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ * عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ.

اعلان نبوت کا تیسرا سال

وفى السنة الثّالثة من النبوّة: توفّى ورقة بن نوفل.

اس میں ورقہ بن نوفل کی وفات ہوئی

اعلان نبوت کا چوتھا سال

دعوت الی اللہ

وفی السنة الرّابعة من النبوة: كان إظهار الدعوة إلى الله تعالى بعد أن كانت سرًّا.

اس سال دعوت الی اللہ علانیہ دینے کا حکم ہوا اس سے پہلے دعوت الی اللہ خفیہ طور پر ہوتی تھی

اعلان نبوت کا پانچواں سال

ام المومنین کی ولادت باسعادت

وفی السنة الخامسة من النبوّة: ولدت عائشة رضی الله عنها، وكانت الهجرة الأولى إلى أرض الحبشة.

اس سال میں حضرۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وُلادت باسعادت ہوئی اور حبشہ کی طرف پہلی ہجرت ہوئی

اسلام کی پہلی شہیدہ

وفيها: ماتت سميّة أم عمّار بن ياسر، رضي الله عنهم، وهي أوّل شهيدة في الإسلام.

اس سال میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ جو اسلام کی پہلی شہیدہ ہیں حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی شہادت ہوئی

اعلانِ نبوت کا چھٹا سال

حضرت امیر حمزہ اور عمر فاروق کا اسلام لانا

وفی السّادسة من النبوة: أسلم حمزة بن عبد المطلب،

ثمّ عمر بن الخطاب رضی الله عنهما بثلاثة أيام بعده.

اس سال میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور ان کے تین دن بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا

اعلان نبوت کا ساتواں سال

وفی السنة السّابعة: تقاسمت قريش على معاداة بني هاشم وبني المطلب، وكتبوا بذلك صحيفة علقوها بجوف الكعبة

اس سال قریش نے بنو ہاشم وبنو مطلب کے ساتھ دشمنی کرنے پر قسمیں کھائیں اور ان کا بائیکاٹ کیا اور اس معاہدہ کے صحیفہ کو کعبہ کے اندر لٹکا دیا

اعلان نبوت کا نواں سال

چاند قدموں میں حاضر ہو گیا

وفی التّاسعة من النبوة: كان انشقاق القمر له صلى الله عليه وسلم، وهي معجزة سماوية، لم تكن لغيره من إخوانه المرسلين.

اس سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو ٹکڑے کیا اور یہ ایسا معجزہ ہے جو پہلے کسی نبی ورسول کو حاصل نہیں ہوا

اعلان نبوت کا دسواں سال

وفی السنة العاشرة: مات أبو طالب وخديجة رضي الله عنها، وكان صلى الله عليه وسلم يسمى هذا العام عام الحزن لذلك.

اس سال میں جناب ابوطالب کی وفات ہوئی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کا نام غم کا سال رکھا

حضرت عائشہ وسودہ کے ساتھ نکاح

وفيها: تزوج صلى الله عليه وسلم سودة بنت زمعة رضى الله عنها، ودخل عليها بمكة، وعقد على عائشة رضى الله عنها، ولكنه صلى الله عليه وسلم لم يدخل بها إلّا في المدينة.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فرمایا اور انکو اپنے گھر لے آئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فرمایا اور ان کو اپنے گھر تب لے کر آئے جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے

اعلان نبوت کا گیارھواں سال

وفى السنة الحادية عشرة من النبوّة: كان ابتداء إسلام الأنصار رضى الله عنهم.

اس سال میں انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسلام لانے کی ابتداء ہوئی

اعلانِ نبوت کا بارھواں سال

معراج شریف پانچ نمازیں فرض ہوئیں

وفى السنة الثّانية عشرة من النبوّة: كان الإسراء والمعراج، وفرض الصلوات الخمس، وبيعة العقبة الأولى.

معراج شریف بھی اسی سال ہوئی اور پانچ نمازیں فرض ہوئیں اور بیعۃ عقبہ پہلی بھی اسی سال ہوئی

اعلان نبوت کا تیرھواں سال

وفى السنة الثّالثة عشرة من النبوّة: العقبة الثّانية.

اس سال بیعۃ عقبہ ثانیہ ہوئی

اعلان نبوۃ کا چودھواں سال اور ہجرت کا پہلا سال

ہجرت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف

وفى السنة الرّابعة عشرة من النبوّة، وهى السنة الأولى من الهجرة: هاجر صلى الله عليه وسلم إلى المدينة المنورة، وفى صحبته أبو بكر الصدّيق،

یہ ہجرت کا پہلا سال ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ساتھ تھے

مسجد قباء ومسجد نبوی شریف کی تعمیر

وفيها: بناء مسجد قباء، وبناء المسجد الأنور ومساكنه صلى الله عليه وسلم، والمؤاخاة بين المهاجرين والأنصار، واستخدام أم أنس ولدها عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمره عشر سنين.

اسی سال مسجد قباء شریف اور مسجد نبوی شریف کی تعمیر ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات تعمیر ہوئے اور مہاجرین وانصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے مقرر ہوئے تب ان کی عمر دس سال تھی ان کی والدہ نے انکا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں دیا تھا

نماز کی دو رکعتیں زائد ہوئیں

وفيها: جعلت صلاة الحضر أربع ركعات، وكانت ركعتين، بعد مقدمه المدينة بشهر.

اسی سال میں حضر نماز کی دو رکعتیں زیادہ ہوئیں مدینہ منورہ آنے کے ایک مہینہ بعد بھی دو رکعت فرض پڑھتے تھے

جمعہ قائم فرمایا

فیها: صلّی الجمعة ببنی سالم فی طریقه من قباء إلی المدینة،
وهی أول جمعة جمعت، وأول خطبة خطبها فی الإسلام.

اسی سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ آرہے تھے جب بنی سلمہ پہنچے جو قباء کے راستے میں ایک جگہ تھی وہیں جمعہ قائم فرمایا اور یہیں پر اسلام کا پہلا خطبہ دیا گیا

اذان کی ابتداء

وفیها: بدأ الأذان.

اسی سال اذان کی ابتداء ہوئی

عبداللہ بن سلام کا اسلام لانا

وفیها: أسلم عبد الله بن سلام.

اسی سال عبداللہ بن سلام نے اسلام قبول کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نقیبوں کا فوت ہونا

وفیها: مات النقیبان: أسعد بن زرارة، والبراء بن معرور

اسی سال دو نقیب اسعد بن زرارہ و براء بن معرور فوت ہوئے

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھیجنا

فیها: بعث حمزة رضی الله عنه فی ثلاثین من المهاجرین
یعترضون عیر قریش، وبعث ابن عمه عبیدة بن الحارث
رضی الله عنه علی مئتین من المهاجرین لیس فیهم

أنصاری، وهو أول بعث فی الإسلام.

اسی سال حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو تیس مہاجرین کے ساتھ قریش کے تجارتی قافلہ کو روکنے کے لئے روانہ فرمایا اور اپنے چچازاد حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو دو سو مہاجرین کے ساتھ ان میں کوئی بھی انصاری صحابی نہیں تھے روانہ فرمایا اسلام میں یہ پہلی بار بھیجا گیا تھا

ہجرت کا دوسرا سال

تحویل قبلہ

وفی السنة الثّانیة من الهجرة: حولت القبلة إلی البیت الحرام، وذلك فی النصف من شعبان.

اس سال نصف شعبان کو قبلہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ مشرفہ کو بنایا گیا

رمضان المبارک کے روزے

وفیها فرض صوم رمضان.

رمضان المبارک کے روزے اسی سال فرض ہوئے

زکوۃ کی فرضیت

وفیها: فرض زکاة الفطر، وزکاة المال، ومشروعیة العید.

فطرانہ اور مال کی زکوۃ بھی اسی سال واجب ہوئی اور عید کی نماز بھی اسی سال لازم ہوئی

غزوہ بدر کبری

وفی سابع عشر یوم الجمعة من رمضان: کانت غزوة بدر الکبری.

اسی سال رمضان المبارک کے سترہ تاریخ کو غزوہ بدر ہوا

مولا علی رضی اللہ عنہ وسیدہ کائنات کی شادی

وفيها: تزوج علي بن أبي طالب رضي الله عنه بفاطمة رضي الله عنها. وسنها خمس عشرة سنة.

اسی سال حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی حضرت سیدہ کائنات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی ہوئی اور اس وقت سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک پندرہ سال تھی۔

غزوات

وغزوة بواط والعشيرة، وسرية عبد الله بن جحش رضي الله عنه إلى بطن نخلة، وغزوة قرقرة الكدر، وسرية سالم بن عمير رضي الله عنه، وغزوة بني قينقاع، وغزوة السويق.

غزوہ بواط، سریہ عبداللہ بن جحش بطن نخلہ کی طرف روانہ کیا گیا غزوہ قرقرۃ الکدر، سریہ سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوہ بنی قینقاع اور غزوہ السویق بھی اسی سال ہوا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وصال

وفيها: موت عثمان بن مظعون رضي الله عنه، وهو أوّل من مات من المهاجرين بالمدينة المنوّرة، وكان ذلك بعد رجوعه من بدر، وهو أول من دفن ببقيع الغرقد، وقبله النّبيّ صلى الله عليه وسلم وهو ميت بين عينيه، وعيناه تذرفان، ودفن إلى جنبه ولده إبراهيم، وقال: »الحق بسلفنا الصالح عثمان بن مظعون

اسی سال حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا آپ مہاجرین میں سب سے پہلے مدینہ منورہ میں فوت ہونے والے ہیں آپ کا وصال غزوہ بدر سے آنے کے بعد ہوا اور آپ ہی سب سے پہلے بقیع الغرقد میں دفن ہونے والے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کی پیشانی چومی تھی اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور انہی کے پہلو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شہزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دفن کیا اور یہ دعا کی اے اللہ ابراہیم کو ہمارے نیک انسان جو ہم سے پہلے چلے گئے عثمان بن مظعون ان کے ساتھ ملا دے

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال

وفيها: وفاة رقية بنته عليه الصّلاة والسّلام ورضي الله عنها.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

وفي شوال منها: دخل النّبيّ صلى الله عليه وسلم بعائشة رضي الله عنها.

اسی سال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئیں

عبداللہ بن زبیر ونعمان بن بشیر کی ولادت

وفيها: ولد عبد الله بن الزّبير، والنعمان بن بشير رضي الله عنهما؛ الأول: أول مولود للمهاجرين، والثّاني: أول مولود للأنصار.

اسی سال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی آپ پہلے بچے ہیں جو مہاجرین کے گھر پیدا ہوئے اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ آپ سب سے پہلے بچے ہیں جو انصار کے گھر پیدا ہوئے

ہجرت کا تیسرا سال

امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت

وفی السنة الثّالثة من الهجرة: ولد الحسن بن علی رضی الله عنهما.

اس سال امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت باسعادت ہوئی

حضرت حفصہ وزینب رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

وفی رمضان منها: دخل النّبیّ صلی الله علیه وسلم بحفصة، ودخل بزینب بنت خزیمة العامریة الملقبة بأم المساکین، وعاشت عنده ثلاثة أشهر ثم توفیت.

اسی سال رمضان المبارک حضرت حفصہ وزینب رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا لقب ام المساکین تھا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے ابھی تین مہینے ہوئے تھے کہ آپ کا وصال ہو گیا

حضرت عثمان وام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح

وفیها: تزوج عثمان بن عفان أم کلثوم بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم.

اسی سال حضرت عثمان وام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح ہوا

شراب حرام ہوئی

وفیها: تحریم الخمر.

اسی سال شراب حرام ہوئی

غزوہ احد

وفی شوال منها: غزوة أحد.

اسی سال غزوہ احد شریف ہوا شوال المکرم میں

حضرت امیر حمزہ کی شہادت

وفیها: استشهد سیدنا حمزة عم النّبیّ صلی الله علیه وسلم، ورضیع النّبیّ صلی الله علیه وسلم هو وأبو سلمة بن عبد الأسد، من ثویبة مولاة أبی لهب، وغزوة حمراء الأسد.

اسی سال حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں انکی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کی شہادت ہوئی اور غزوہ حمراء الاسد ہوا

بدر الصغری

وفی ذی القعدة منها: بدر الصغری.

اسی سال بدر الصغری ہوا ذوالقعدہ میں

ہجرت کا چوتھا سال

وفی السنة الرّابعة من الهجرة: بعث بئر معونة.

اس سال بئر معونہ کی طرف قافلہ روانہ کیا گیا

غزوہ بنونضیر

وفی ربیع الأوّل منها: غزوة بنی النضیر،، وارتحلوا إلی خیبر.

اسی سال ربیع الاول میں غزوہ بنونضیر ہوا اور اسی سال خیبر کی طرف گئے

حضرت زینب کا وصال وامام حسین رضی اللہ عنہما کی ولادت

ووفاة زينب بنت خزيمة، وولادة الحسين بن علي رضي الله عنهما.

اسی سال حضرت زینب کا وصال وامام حسین رضی اللہ عنہما کی ولادت مبارک ہوئی

ام المومنین ام سلمہ کے ساتھ نکاح

وفيها في شوال: تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم أم سلمة رضي الله عنها

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح بھی اسی سال شوال المکرم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہجرت کا پانچواں سال

غزوات

وفي السنة الخامسة من الهجرة: غزوة دومة الجندل، وغزوة ذات الرقاع على قول، وغزوة الخندق والأحزاب على الصحيح، ثمّ غزوة بني قريظة.

اس سال غزوہ دومۃ الجندل اور غزوہ ذات الرقاع ایک قول کے مطابق اور غزوہ خندق وحزاب صحیح قول کے مطابق پھر غزوہ بنوقریظہ ہوئے

سعد بن معاذ کا وصال

وفيها: توفي سيد الأوس سعد بن معاذ رضي الله عنه، واهتزّ لموته عرش الرّحمن.

اسی سال قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہوا

اور انہیں کے وصال شریف پر عرش ہلنے لگ گیا تھا

سب سے پہلا وفد

ووفد بلال بن الحارث المزني فكان أول وافد مسلم إلى المدينة المنوّرة.

بلال بن حارث المزنی کا وفد آیا یہ سب سے پہلا وفد تھا جو مدینہ منورہ آیا

غزوات

وفيها: غزوة المريسيع والمصطلق.

اسی سال غزوہ المریسیع ہوا اور غزوہ المصطلق ہوا

براۃ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

وقصة الإفك، ونزول القرآن ببراءة عائشة رضي الله عنها، ونزول آية التيمم

اسی سال افک کا واقعہ پیش آیا قرآن کا نزول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی میں اور آیۃ تیمم بھی اسی سال نازل ہوئی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح

، وتزويجه بزينب بنت جحش وجويرية بنت الحارث،

اسی سال حضرت زینب بنت جحش اور جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا

پردہ کا حکم وسلمان فارسی کی آزادی

ونزول آية الحجاب، وفك سلمان من الرق رضي الله عنه.

اسی سال حجاب کا حکم نازل ہوا اور اسی سال حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو آزاد

کرایا گیا۔

ہجرت کا چھٹا سال

وفی السنة السّادسة من الهجرة: غزوة الحديبية، وبيعة الرضوان، وغزوة بني لحيان، وغزوة الغابة، وسرية عكاشة، ومحمّد بن مسلمة، وبعث أبي عبيدة، وسرية زيد بن حارثة إلى بني سليم، وسريته إلى العيص، وإلى وادي القرى، وسرية عبد الرّحمن بن عوف إلى دومة الجندل، وسرية علي إلى بني سعد بن بكر، وابن عتيك إلى ابن أبي رافع، وسرية عمرو بن أميّة الضمري وسلمة بن أسلم لقتال أبي سفيان بمكة.

اس سال غزوہ حدیبیہ ہوا اور بیعۃ رضوان ہوئی، غزوہ بنی لحیان ہوا اور غزوہ الغابہ ہوا سریہ عکاشہ سریہ محمد بن مسلمہ روانہ کیا گیا ابو عبیدہ کو بھیجا گیا اور سریہ زید بن حارثہ بنو سلیم کی طرف روانہ کیا گیا اور سریہ عیص وادی القری کی طرف روانہ کیا گیا عبد الرحمن بن عوف کو دومۃ الجندل کی طرف روانہ کیا گیا سریہ علی رضی اللہ عنہ کو بنی سعد بن بکر کی طرف روانہ کیا گیا ابن عتیک کو ابن ابی رافع کی طرف روانہ کیا گیا سریہ عمرو بن امیہ الضمری اور سلمہ بن اسلم کو ابوسفیان سے مکہ مکرمہ قتال کے لئے روانہ کیا گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بارش کا آنا

وفيها: قحط الناس، فاستسقى لهم الله رسول الله صلى الله عليه وسلم، فسقوا في رمضان

اسی سال لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے بارش طلب کی تو اللہ تعالی نے رمضان المبارک میں بارش عطا فرما دی

حج فرض ہوا

وفيها: فرض الحج على الصحيح،

اسی سال حج فرض ہوا

ہجرت کا ساتواں سال

وفي السنة السّابعة: غزوة خيبر. وفيها: تزوج صلى الله عليه وسلم صفية، وميمونة، وأم حبيبة بنت أبي سفيان رضي الله عنهنّ.

اس سال غزوہ خیبر ہوا اور اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ اور میمونہ وام حبیبہ رضی اللہ عنہن کے ساتھ نکاح فرمایا

مہاجرین کی آمد

وفيها: قدم مهاجرة الحبشة رضي الله عنهم.

اسی سال حبشہ کے مہاجرین کی مدینہ منورہ آمد ہوئی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

وفيها: أسلم أبو هريرة رضي الله عنه.

اسی سال میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا

عمرۃ القضاء

وفيها: عمرة القضاء.

اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے

غزوہ وادی القری

وفيها: غزوة وادي القرى.

اسی سال غزوہ وادی القری ہوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر شریف

وفیھا: اتّخذ المنبر، وخطب علیه الصّلاة والسّلام.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بنایا گیا اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دیا

ہجرت کا آٹھواں سال

وفی السنة الثّامنة من الهجرة: فی أوّلها إسلام عمرو بن العاصی وخالد بن الولید وعثمان بن طلحة رضی الله عنهم، وغزوة مؤتة، وبها استشهد الأمراء الثلاثة: زید بن حارثة، الذی نوّه القرآن بذکره وقدره، وجعله النّبیّ صلی الله علیه وسلم هو وابنه أسامة کفئًا للقرشیات الهاشمیات، ثانیهم:
جعفر بن أبی طالب رضی الله عنه الملقب بالطیار، ثالثهم: عبد الله بن رواحة الخزرجی أحد النقباء لیلة العقبة رضی الله عنهم.

اس سال کی ابتداء میں حضرت عمرو بن عاص اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ نے اسلام قبول کیا اور غزوہ موتہ ہوا اور اسی غزوہ میں اسکے تین امیر شہید ہوئے سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ جن کا ذکر قرآن میں ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنا بیٹا قرار دیا انکو اور انکے بیٹے کو ہاشمیہ قرشیہ کا کفو قرار دیا ان میں دوسرے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں جن کا لقب شریف طیار ہے اور تیسرے عبداللہ بن رواحہ ہیں

فتح مکہ

وفی رمضان منها: فتح مکة المشرّفة، وغزوة حنین، ثمّ حصار الطائف.

اسی سال فتح مکہ ہوا اور غزوہ حنین ہوا پھر طائف کا محاصرہ ہوا

حج

وفیها: حج عتّاب بن أسید بالناس.

حضرت عتاب بن اسید نے اس سال لوگوں کو حج کرایا

غزوہ ذات السلاسل

وفیها: غزوة ذات السلاسل.

اسی سال غزوہ ذات السلاسل ہوا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت

وفیها: ولد إبراهیم بن رسول الله صلی الله علیه وسلم.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال شریف

وفیها: توفیت ابنته زینب، وهی أکبر أولاده صلی الله علیه وسلم.

اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا وصال شریف ہوا

اسلام قبول کیا

وفیھا: إسلام العباس بن عبد المطلب، وأبی سفیان بن الحارث، وعبد اللہ بن أمیّة المخزومیّ، وإسلام أبی قحافة والد الصدیق الأکبر، رضی اللہ عنھم

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما اور ابوسفیان بن حارث اور عبد اللہ بن امیہ اور ابو قحافہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد نے اسلام قبول کیا

ہجرت کا نواں سال

وفی السنة التّاسعة من الھجرة: غزوة تبوك، وحجّ أبو بکر بالنّاس.

اس سال غزوہ تبوک ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حج پڑھایا۔

حضرت نجاشی کا وصال

وفیھا: مات النجاشی بالحبشة فی رجب منھا

اسی سال حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا رجب المرجب میں

حضرت ام کلثوم کا وصال شریف

وتوفیت أم کلثوم بنته علیه الصّلاة والسّلام.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا

عبد اللہ بن ابی واصل جہنم ہوا

وفیھا: مات رئیس المنافقین عبد اللہ بن أبیّ.

اسی سال عبد اللہ بن ابی واصل جہنم ہوا

عروہ بن مسعود کی شہادت

وفیھا: قتل عروة بن مسعود الثقفی رضی اللہ عنه، قتله قومه أن دعاھم إلی الإسلام.

اسی سال حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے قبیلے کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے آپ کو شہید کر دیا

صحابی کا وصال اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ ادا کرنا

وفیھا: توفی سھیل بن بیضاء الفھریّ وصلّی علیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی المدینة.

اسی سال حضرت سہیل بن بیضاء الفہری کا وصال شریف ہوا اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جنازہ پڑھایا

عام الوفود

وفیھا: قدوم الوفود علی النّبیّ صلی اللہ علیه وسلم، وسمی لذلك: عام الوفود.

اسی سال وفد کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس سال کا نام عام الوفود رکھا گیا۔

ہجرت کا دسواں سال

وفی السنة العاشرة من الھجرة: حجة الوداع، ولم یحج صلی اللہ علیه وسلم بعد الھجرة سواھا.

اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اس کے علاوہ کوئی حج نہیں کیا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال شریف

وفيها: توفي إبراهيم ابنه عليه الصّلاة والسّلام من مارية القبطية

اسی سال حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہوا جو ماریہ قبطیہ سے تھے

عدی بن حاتم کی آمد

وفيها: قدوم عدي بن حاتم رضي الله عنه،

عدی بن حاتم اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا گیا

وبعث علي بن أبي طالب كرّم الله وجهه إلى اليمن،

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا گیا

بنی بجیلہ کے سردا کا قبول اسلام

وإسلام سيد بني بجيلة جرير بن عبد الله البجليّ،

بنی بجیلہ کے سردار حضرت سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی کا قبول اسلام

ابوعبیدہ بن جراح کو نجران کی طرف روانہ کیا گیا

وفيها: بعث أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه إلى أهل نجران.

اسی سال ابوعبیدہ بن جراح کو نجران کی طرف روانہ کیا گیا

دجال اسود عنسی کا ظہور

وفيها: ظهور الأسود العنسي المدّعي النبوّة،

اسی سال اسود عنسی مدعی نبوت ظاہر ہوا

ہجرت کا گیارہواں سال

وفد کی آمد

وفي السنة الحادية عشرة: قدوم وفد النّخع، وسرية أسامة بن زيد رضي الله عنهما

النخ کے وفد کی آمد بھی اس سال ہوئی اور سریہ اسامہ بن زید بھی اسی سال روانہ کیا گیا

جھوٹوں کا ظہور

الأسود العنسيّ، ومسيلمة الكذاب، وسجاح،

اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب اور سجاح نامی مدعیان نبوت ظاہر ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض شریف کی ابتداء

وما وقع في ابتداء مرضه صلى الله عليه وسلم،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض شریف کی ابتداء اسی سال میں ہوئی

تکمیل کار وصال یار

وفيها: موته، وغسله، وتكفينه والصّلاة عليه، ودفنه في بيت عائشة رضي الله عنها.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں مزار اقدس بنایا گیا۔

افضل مقام کا انتخاب

ودفن عليه الصّلاة والسّلام في بيت عائشة رضي الله عنها، وقام الإجماع على أنّ هذا الموضع الذي ضمّ أعضاءه الشريفة صلى الله عليه وسلم أفضل بقاع الأرض حتى الكعبة المشرفة، بل أفضل بقاع السماء حتى العرش.

جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار اقدس بنایا گیا پوری امت کا اجماع ہے اس بات پر کہ وہ جگہ جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ لگے ہوئے ہیں وہ جگہ ساری زمین سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ مشرفہ سے بھی افضل ہے اور آسمانوں سے افضل ہے اوراور عرش خدا سے افضل ہے

انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری ص ۷۵۳ سے ۷۷۲

یہ کتاب بحمدہ تعالی آج ۱۱۶ کتوبر ۲۰۱۶ بروز اتوار مکمل ہوئی اللہ تعالی کے فضل وکرم سے یہ کتاب صرف دس دنوں میں مکمل ہوئی اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سے بہرہ ورفرمائے۔